سوال

(573) کیا عقیقہ واجب ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا عقیقہ واجب ہے؟ جو شخص عقیقہ نہ کرسکتا ہو تو اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ (محمد جہانگیر، آزاد کشمیر) (۱۸ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عقیقہ کے وجوب اور عدمِ وجوب میں اہل علم کا اختلاف ہے۔ ظاہر بات یہ ہے کہ حتی المقدور عقیقہ کا اہتمام ہونا چاہیے۔ کاہلی اور سستی سے گناہ گار ہونے کا اندیشہ ہے۔ ہمارے شیخ محدث روپڑی رحمہ اللہ وجوب کے قائل ہیں۔

جب کہ امام شوکانی رحمہ اللہ کا نظریہ استحباب کا ہے۔ لیکن شیخنا رحمہ اللہ نے علامہ شوکانی رحمہ اللہ سے موافقت نہیں کی بلکہ ان کے خلاف دلائل پیش کیے ہیں۔ ملاحظہ ہو: فتاویٰ اہل حدیث (۳/۳۰۹،۳۰۸) اور جس کو عقیقہ کی استطاعت نہ ہو یہ قابلِ مؤاخذہ نہیں۔ ممکن ہے اس کو نیت کا ثواب عمل سے زیادہ مل جائے۔ حدیث میں ہے:

'نِيَّةُ الْمُؤمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهِ' (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم: ۵۹۴۲، شعب الایمان، بابُ إخلَاص العمل للہ عزوجل، رقم: ۶۴۴۷)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 431

محدث فتویٰ